کاروبار میں رقم انویسٹ کر کے نفع لینے کی ناجائز صورت

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2029

تاریخ اجراء: 09 جمادی الاولیٰ 1446ھ/12 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک آدمی جوتے بیچنے کا کاروبار کر رہا ہے، اب اس کے پاس مزید پیسے ڈالنے کے لئے رقم نہیں ہے، ایک بندہ تین لاکھ روپے دے رہا ہے اس شرط کے ساتھ کہ ہر جوڑے پر اسے آٹھ روپے پرافٹ دیا جائے، یعنی اگر ایک دن میں تین جوتے بکے، تو اس کو 24 روپے دینے ہوں گے، پھر جب اس کے پاس 3 لاکھ روپے ہو جائیں گے، تو وہ رقم بھی واپس کر دے گا، کیا اس طرح رقم انویسٹ کر کے نفع لینا اور پھر بعد میں اپنی اصل رقم بھی واپس لینا، درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیان کردہ طریقے کے مطابق نفع کا لین دین کرنا سود ہے کہ یہ قرض دے کر نفع لینا دینا ہے اور اسی کو سود کہتے ہیں، جس کا لینا دینا ناجائز و حرام اور بچنا ہر ایک پر لازم ہے، لہذا آپ دونوں کا بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق نفع کا لین دین کرنا جائز نہیں۔

اللہ عزوجل قرآنِ مجید میں سود کی حرمت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔“ (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 275)

نفع کے ساتھ مشروط قرض کے متعلق سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: ”كل قرض جر منفعة فهو ربا“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے سود ہے۔ (نصب الرایہ، جلد 4، صفحہ 60، مطبوعہ مؤسسۃ الریان، بیروت)

صحیح مسلم میں ہے: ”عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰکلَ الربا و موکلَه و کاتبَه و شاھدیه“ ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (الصحیح لمسلم، کتاب البیوع، باب الربا، جلد 2، صفحہ 27، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں قرض پر نفع کے متعلق فرماتے ہیں: ”قطعی سود اور یقینی حرام و گناہِ کبیرہ و خبیث و مردار ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 269، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایسا قرض لینے، دینے والے کے متعلق فرماتے ہیں: ”اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تھی، تو بے شک سود و حرامِ قطعی و گناہِ کبیرہ ہے۔ ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کے مثل ملعون ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 278، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net